

عشر کے احکام مفتی محمد رفیق الحسنی

احناف کے نزدیک ہر فصل کے قلیل اور کثیر ہر مقدار میں عشر واجب ہے نصاب شرط نہیں۔ فصل کا چار یا چار سے زائد کلو تک ہونا شرط ہے اور پیدا شدہ اجناس پر حولان حول شرط نہیں ہے لہذا سال میں پیدا ہونے والی ہر فصل اور بار بار پیدا ہونے والی فصلوں پر عشر واجب ہوگا اور عشر کے وجوب کے لیے فصل کی سال یا چھ ماہ تک بقاء بھی شرط نہیں ہے لہذا سبزیوں میں بھی عشر واجب ہوگا۔ یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی مفتی بہ اور صحیح ہے۔ (رد المحتار ص: ۳۶/۲۶۵) اور ہر وہ فصل جو مقصودی ہو حتیٰ کہ جانوروں کے وہ گھاس جن کو جانوروں کے چارے کے لیے کاشت کیا جاتا ہے اور باغات کے پھلوں، نرسری کے پھولوں پر بھی عشر واجب ہے۔ (کتب فقہ)

اگر کسی آدمی نے اپنے وسیع مکان اور دار کو باغ میں تبدیل کر دیا ہے اس باغ میں بھی عشر واجب ہوگا اور اگر گھر کو باغ میں تبدیل تو نہیں کیا لیکن مکان کے صحن میں پھل دار متعدد درخت موجود ہیں مثلاً آم اور مالٹے اور لیموں اور کھجور، وغیرہ تو چونکہ درخت گھروں کے تابع ہوتے ہیں اور گھروں پر عشر نہیں لہذا ان کے توابع پر بھی عشر نہیں۔ چنانچہ شامی میں ہے:

”قوله جعلت بستانا هو ارض يحوط عليها حائط وفيها اشجار متفرقة كذا في المعراج

فيدجعلها بستانا لانه لولم يجعلها بستانا وفيها نخل تغل اكرارا لاشيء

فيها (بحر) وكذا لك ثمر بستان الدار لانه تابع كما في قاضيخان“ (قہستانی ص: ۲۷۱/۳)

ترجمہ: (مصنف کا قول اگر دار کو باغ بنادیا گیا ہے) بستان وہ زمین ہوتی ہے جس کو ایک دیوار محیط ہو اور اس میں متفرق درخت ہوں اسی طرح معراج میں ہے۔ مصنف نے عشر کے وجوب کے لیے دار کو باغ بنانے کے ساتھ متقید کیا ہے کیونکہ اگر آدمی دار کو باغ نہ بنائے اور اس دار میں کھجوریں ہوں جو سال میں بار بار پھل دیتی ہوں ان میں کوئی چیز عشر یا خراج واجب نہیں ہے (بحر الرائق)

(اور اسی طرح دار اور مکان میں باغ کے پھلوں میں کوئی چیز واجب نہیں ہے کیونکہ گھروں کے درخت گھروں کے تابع ہوتے ہیں اسی طرح قاضیان میں ہے۔) (قہستانی)

خود رہائشی مکان اور قبرستان اور خورد و چھاڑیاں اور خورد و گھاس جن کی ملک پرواہ نہیں کرتے اور نہ ان کی حفاظت کرتے ہیں اور نہ لوگوں کو ان کے استعمال سے منع کرتے ان اشیاء میں عشر واجب نہیں ہے۔

غیر خراجی مملوکہ زمین عشری ہو یا عشری نہ ہو جیسے پہاڑ اور جنگل اور غیر آباد میدان ان میں درختوں سے حاصل شدہ میں عشر واجب ہوگا اگرچہ قلیل ہو اسی طرح حکومتی پہاڑوں اور جنگلات کے پھلوں میں بھی عشر واجب ہوگا اور اگر پہاڑ یا جنگلات کسی آدمی کی حفاظت میں نہیں ہیں اور حکومت ان کی حفاظت نہیں کرتی حتیٰ کہ کافر فریوں اور بانیوں اور ڈاکوؤں سے ان پہاڑوں یا جنگلات کے پھلوں کی حفاظت نہیں کرتی، ایسے پہاڑوں اور علاقوں سے حاصل شدہ (Honey) اور پھلوں میں عشر نہیں ہوگا کیونکہ ان پھلوں اور شدہ کا حکم شکار کی طرح ہوگا۔ (ردالمحتار)

در مختار میں ہے: ”و کذا یجب العشر فی ثمرۃ جبل او مغازان حماہ الامام لانہ مال مقصود لان لم یحمہ لانہ کالصید“ (ص: ۳/۲۶۵)

ترجمہ: اور اسی طرح شدہ کی طرح پہاڑوں اور جنگلات کے پھلوں میں عشر واجب ہوگا۔

در مختار میں ہے: ”الا فیما لا یقصد بہ استغلال الارض نحو حطب وقصب وحشیش وتبن وسعف وصمغ وقطران وخطمی و اشنان وشجر قطن وبازنجان وبذر بطیخ وفتاء

وادویۃ کحبۃ شونیز حتی لو اشغل ارضہ بہا یجب العشر“ (ص: ۳/۲۶۸)

ترجمہ: ہر فصل میں عشر واجب ہے مگر اس فصل میں جس سے مقصود زمین سے آمدنی اور نفع اٹھانا نہ ہو یعنی فصل مقصود نہ ہو جیسے بے کار لکڑیاں اور سرکندے اور گھاس اور بھوسہ اور کھجور کے پتے اور ٹہنیاں اور گوند اور قطران (صنوبر درخت کا تیل) اور خطمی (ملتان میٹھی) اور اشنان (کپڑے دھونے کے لئے پوڑ کی جھاڑی) اور کپاس اور دھنیوں کی سوکھی شاخیں اور تر بوڑا درخت بوڑے اور دواؤں کے لئے پودوں کے بیج جیسے کونجی کے پودے، ان میں عشر نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مذکورہ چیزوں سے زمین کو آباد کرتا ہے اور مقصود بنانا ہے تو مذکورہ چیزوں میں عشر واجب ہوگا۔

ایک سو سال پہلے تک قصب (سرکندوں) کو خورد و غیر مقصودی چیز سمجھا جاتا تھا، اسی طرح عام لکڑیوں کو جنگل سے کاٹ لینا کسی کے لئے منع نہیں ہوتا تھا اور صدیوں پہلے بھوسہ مقصود نہیں

ہوتا تھا مگر موجودہ دور میں ذکر کردہ اکثر اشیاء مقصودی ہو گئی ہیں انہیں نہایت کارآمد اور مہنگی فصل شمار کیا جاتا ہے اس لئے ان میں عشر واجب ہوگا۔

صاحبین کے نزدیک عشر کے وجوب کے لئے ایک سال تک فصل کا باقی رہنے کی صلاحیت کا ہونا شرط ہے لہذا وہ فصل جس میں ایک سال تک باقی رہنے کی صلاحیت ہو اس میں عشر واجب ہوگا ورنہ عشر واجب نہیں ہوگا۔ چونکہ پھل اور پھول اور سبزیاں سال بھر رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں اس لئے صاحبین کے نزدیک پھلوں اور سبزیوں میں عشر واجب نہیں ہوگا۔ مگر آج تک فتویٰ امام صاحب کے قول پر دیا جاتا رہا ہے۔

ہمارے دور کا المیہ یہ ہے کہ اکثر لوگ عشر ادا نہیں کرتے اور جو لوگ عشر ادا کرتے ہیں وہ صرف گندم یا چنے وغیرہ کا عشر ادا کرتے ہیں باغوں اور سبزیوں اور زریروں کا عشر ادا نہیں کرتے اور نہ مقصودی گھاسوں کا عشر ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاگیرداروں کو اپنی زمینوں کی ساری فصلوں اور باغات کا عشر نکالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا المیہ یہ ہے کہ علماء حضرات بھی لوگوں کو زکوٰۃ اور عشر کی تفصیلات نہیں بتاتے اللہ تعالیٰ ان کو علم پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

عشر عبادت اور اجرت کا مجموعہ ہے:

عشر چونکہ عبادۃ محضہ نہیں ہے بلکہ زمین کی اجرت بھی ہے اس لئے عشر بغیر وصیت ترکہ سے بھی لیاجائے گا بخلاف زکوٰۃ کہ اس میں وصیت ضروری ہوتی ہے اگر زکوٰۃ کے لئے وصیت نہ ہو تو ترکہ سے زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ورثاء عقال بالغ راضی ہوں اور زکوٰۃ کے لیے وصیت ترکہ کے تیسرے حصہ میں جاری ہوگی نیز عشر وقت کا سربراہ جبراً لے سکتا ہے اور جبراً لیا گیا عشر ادا ہو جائے گا مگر زکوٰۃ جبراً لی گئی ادا نہیں ہوتی دوبارہ دینی ہوتی ہے جیسے پہلے گزر چکا ہے۔ (شامی)

عشر سے دین وضع نہیں کیا جائے گا:

چونکہ عشر زمین کی اجرت ہے اس لئے دین کے باوجود عشر لیا جاتا ہے دین عشر سے وضع نہیں کیا جاتا۔ (شامی)

عشر بچوں اور پاگلوں پر بھی واجب ہوگا:

چونکہ عشر زمین کی اجرت بھی ہے صغیر اور صغیرہ نابالغ بچے اور بچی اور مجنون اور مکاتب اور عبد ماذون کی زمینوں میں بھی عشر واجب ہوگا جبکہ ان لوگوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

وقفی زمین پر عشر واجب ہوگا:

اوروقفی زمین میں بھی عشر واجب ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اس وقفی زمین کو وہ لوگ کاشت کریں جن پر وہ زمین وقف ہے کیونکہ عشر کے لئے شرط ہے کہ آدمی زمین کی پیداوار کا مالک ہو زمین کا مالک ہو یا نہ ہو اور یہاں اہل وقف زمین کے مالک تو نہیں مگر پیداوار اور فصلوں کے مالک ہیں لہذا ان پر وقفی زمین کی فصلوں میں عشر واجب ہوگا۔

اور اگر وقفی زمین اہل وقف خود کاشت نہیں کرتے ان کے علاوہ دوسرے لوگ کاشت کرتے ہیں دوسرے یا تو اجرت اور ٹھیکہ پر زمین لیتے ہیں یا مزارعت پر دونوں صورتوں میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک مزارعین اور اجرت ادا کرنے والے ٹھیکیداروں پر عشر واجب نہیں ہے مگر صاحبین کے نزدیک عشر واجب ہے۔

عشر اور نصف عشر کی تفصیل:

بارش اور سیلاب یعنی پانی بالکل فری ہو اور بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی زمینوں کی فصل میں دسواں حصہ عشر واجب ہے لہذا دریاؤں کے ساحلی اور کناروں پر واقع ہونے والی سیلابی فصلوں اور بارانی اور تھل کی زمینوں کی فصلوں میں دسواں حصہ واجب ہوگا اور ڈول اور کنوؤں کے پانی سے سیراب زمینوں کی فصل اور پیداوار میں نصف عشر (بیسواں حصہ) عشر واجب ہوگا۔

ٹیوب ویلوں اور نہروں سے سیراب زمینوں کے عشر کا حکم:

موجودہ دور میں کنوؤں کی جگہ بجلی اور ڈیزل اور پیٹرول سے چلنے والی ٹیوب ویلوں اور بورنگوں نے لے لی ہے اور دریاؤں سے نہریں کھود کر زمینوں تک پانی پہنچایا جاتا ہے کاشتکاروں کو دونوں صورتوں میں پانی سے زمین سیراب کرنے میں مشقت اور پانی کی اجرت (آبیانہ) اور بجلی کے بھاری بل یا ڈیزل اور تیل کی بھاری رقم ادا کرنا ہوتی ہے اس لئے سیلابی اور بارانی زمین کے علاوہ باقی سب پانیوں سے

سیراب زمینوں میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہوگا اور خرید کردہ پانی خواہ بورنگ (ٹیوب ویل) سے خرید اگیا یا نہر سے یا اپنا ٹیوب ویل ہو یا دوسرے کاسب صورتوں میں نصف عشر واجب ہوگا۔ درمختار میں ہے:

”ای فی کتب الشافعية اوسقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تابه“ (ص: ۲/۲۶۸)

اور شافعیہ کی کتابوں میں ہے، یا فصل کو خرید کردہ پانی پلایا اور ہمارے احناف کے اصول اس سے انکار نہیں کرتے، یعنی نصف عشر ہوگا۔

عشر سے کاشتکاری پر اٹھنے والے اخراجات وضع نہیں کیے جائیں گے:

عشر یا نصف عشر کل فصل سے ادا کرنا واجب ہے کاشتکاری یا پانی پر اٹھنے والے اخراجات فصل کے عشر سے یا عشر الگ کرنے کے بعد فصل سے وضع نہیں کیے جائیں گے۔ اسی طرح فصل کا بیج بھی وضع نہیں کیا جائے گا۔ شامی میں ہے:

”قوله بلارفع مؤن ای يجب العشر فی الاول ونصفه فی الثاني بلارفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار و اجرة الحافظ“ (در. ص: ۳/۲۶۶)

ترجمہ: (مصنف کا قول بلارفع مؤن) یعنی پہلی قسم میں عشر واجب ہے اور دوسری قسم میں نصف عشر واجب ہے۔ کام کرنے والوں کی اجرت اور بیلوں کا نفقہ اور نہروں کی کھدائی اور محافظ کی اجرت اور اس کی مثل حاصل فصل سے وضع نہیں کیے جائیں گے۔ (در)

موجودہ دور میں فصلوں کی کٹائی اور بوائی اور صفائی بڑے بڑے ٹریلوں اور ٹریکٹروں کے ذریعے سے کرائی جاتی ہے۔ کھاد اور پانی پر اٹھنے والے اخراجات اور مشینی اور مزدوری کے اخراجات ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ حکم یہ ہے کہ کسی قسم کی اجرت نکالے بغیر کل پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔ عشر ادا کرنے کے بعد حاصل فصل سے جملہ اخراجات اور دیگر اپنے ذاتی اعمال موچی، نائی، کارپینٹر، لوہار اور دیگر کام کرنے والوں کو اجرت دی جاسکتی ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں کاشتکاروں اور مالکان میں یہی رواج رہا ہے کہ پیدا شدہ فصل سے عشر الگ کرنے سے پہلے سال بھر کاشتکار کے ذاتی کام کرنے والے پیشہ ور مزدوروں کی مزدوری فصل سے ادا کر کے باقی فصل سے عشر الگ کیا جاتا رہا ہے۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

کھاد پانی اور بجلی کی اجرت کا حکم:

موجودہ دور میں فصلوں کے اخراجات میں کھاد اور پانی کی اجرت اور بجلی اور تیل کے اخراجات اٹھائے جاتے ہیں ان کے بغیر فصل کی پیداوار نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے۔ عشاؤں کو کرنے والے مالکان حضرات چاہتے ہیں فصل سے اخراجات نکالنے کے بعد عشا یا نصف عشا ادا کیا جائے مگر شرعاً یہ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے:

”بلا دفع مؤن ای کلف الزرع وبلا اخراج البدل لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج“ (ص: ۲۱۹/۳)

یعنی عشا کا وجوب کاشت کے اخراجات اور مؤنہ اور اجرت کی وضع کئے بغیر اور بیج کی مقدار نکالے بغیر ہوگا کیونکہ علماء نے زمین سے کل پیداوار میں عشا واجب ہونے کی تصریح کی ہے۔

البتہ علامہ صیرفی نے فرمایا کہ کاشت کاری کی اجرت اگر خود فصل کا ایک حصہ طے ہو تو عشا باقی میں واجب ہوگا کیونکہ اجرة کے حصہ کا مقدار کا عدم ہوگا مگر علامہ شامی نے فرمایا:

”لکن ظاہر کلامہم الاطلاق“ (ص: ۲۷۰/۳)

کہ فقہاء کی کلام سے اطلاق واضح اور ظاہر ہے کہ ہر صورت عشا کل فصل میں واجب ہوگا۔

عشری یا خراجی خرید کردہ زمین کا حکم:

اگر کسی مسلمان سے ذمی کافر نے عشری زمین خرید کر لی ہے تو کافر پر اس زمین کا خراج واجب ہو جائے گا، عشا واجب نہیں ہوگا کیونکہ عشر ایک لحاظ سے عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں اور اگر کسی مسلمان نے ذمی کافر سے خراجی زمین خرید لی ہے تو مسلمان کو بھی خراج دینا ہوگا کیونکہ مسلمان پر ابتداء خراج واجب کرنا جائز نہیں ہوتا مگر بقاء اور انتہاء میں خراج کا وجوب اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ (درمختار)

اگر کسی مسلمان سے ذمی کافر نے عشری زمین خریدی اس پر دوسرے مسلمان نے شفعہ کر کے زمین لے لی دوسرے مسلمان پر عشا واجب ہوگا گویا مسلمان سے مسلمان نے ہی زمین خریدی اور کافر کی خریداری کا عدم ہوگی۔ (درمختار)

اگر فساد بیج کی وجہ سے ذمی کافر کو فروخت کردہ عشری زمین مسلمان کے پاس واپس ہو جائے تو زمین

سابقہ حالت میں عشری رہے گی۔ اسی طرح خیار شرط اور خیار ردیت اور خیار عیب کی وجہ سے اگر عشری زمین ذمی کافر سے مسلمان کے پاس واپس آ جائے تو بھی عشری رہے گی۔ (شامی)

گیس یا تیل میں عشر کا حکم:

زمین سے حاصل ہونے والی اشیاء اگر زمین کی وجہ اور سبب سے حاصل ہوں ان میں عشر یا خراج واجب ہوتا ہے اور جن چیزوں کے وجود میں زمین کو دخل نہ ہو ان میں عشر یا خراج واجب نہیں ہوتا۔ لہذا زمین میں موجود تیل یا گیس وغیرہ میں عشر یا خراج واجب نہیں ہوگا کیونکہ تیل اور گیس کے پیدا ہونے موجود ہونے میں زمین کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ تیل اور گیس میں خمس (پانچواں حصہ) واجب ہوگا۔ (شامی باب العشر) جس کا بیان فقہاء کی کتب کے باب الرکاز میں دیکھا جاسکتا ہے اور ہم نے آخر میں ذکر کیا ہے۔

در مختار میں ہے: ”ولافى عين قير اى زفت ونفط دهن يعلوا الماء مطلقا اى فى ارض عشر او خراج“ (ص: ۳/۲۷۷)

زفت (تیل) کے کنویں اور وہ تیل جو پانی کے اوپر ہوتا ہے میں مطلقاً عشر نہیں ہے، عشری زمین ہو یا خراجی عشر اور خراج واجب نہیں ہے۔

شامی میں ہے: ”(قوله ولافى عين قير) لانه ليس من انزال الارض وانما هو عين فواراة كعين الماء فلا عشر فيها ولا خراج“ (بحوالہ بحر۔ ص: ۳/۲۷۷)

ترجمہ: (مصنف کا قول ولانى عين قير) اس کی وجہ یہ ہے کہ تیل زمین کی پیداوار سے نہیں ہے بے شک تیل پانی کے چشمہ کی طرح ایک ایلنے والا چشمہ ہے اس میں نہ عشر ہے اور نہ خراج۔

لکڑیوں میں عشر کا حکم:

آج کل لکڑی نہایت قیمتی سرمایہ ہے جن لوگوں کی پہاڑی زمینوں یا دوسری زمینوں میں لکڑی کے درخت پیدا ہوتے ہیں یا پیدا کئے جاتے ہیں ان کے پیدا ہونے کا سبب بھی زمین ہوتی ہے یہ زمین کا تقہ ہوتے ہیں۔ لہذا درختوں کے مالک پر عشر واجب ہوگا البتہ ایسی خود رو لکڑی جو بے قیمت ہوتی ہے مالک اس کی پروا نہیں کرتا جو چاہے کاٹ کر لے جائے ایندھن کے لئے یا کسی دوسری غرض کے لئے استعمال کرے اس لکڑی کی زکوٰۃ مالک پر واجب نہیں ہے۔

نہروں اور سڑکوں اور روڈوں کے کناروں پر موجود درختوں کا بھی مالکان پر عشر واجب ہوگا۔
ریاست اور حکومت کے قبضہ میں موجود درخت وغیرہ باخواہ وہ سڑکوں اور روڈوں پر ہوں یا نہروں پر ان کا عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ حکومت ان درختوں کی حقیقی مالک نہیں ہوتی ہے۔ یہ درخت فقراء اور عوام کے لئے وقف جائیداد میں داخل ہیں اور غیر معین موقوف علیہم لوگوں کی وقتی جائیداد پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

علمی و تحقیقی مجلہ

ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی

موضوع و ادارہ، مصنف و ادارہ، شمارہ و ادارہ

اشاریہ

[اپریل ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۱۳ء]

مرتب: محمد شاہد حنیف

اسلامک فقہ اکیڈمی، کراچی